

کی اشیا اور اشیاء ترین میں بعض اوقات شرح نفع مناسب ہو گی اور بعض میں بے حد زیادہ، مثلاً ایک سنار یا سبزی یا پھل فروش تحوک مارکیٹ کے مقابلے میں عموماً ۲۰۰ فی صد یا اس سے زائد منافع رکھ کر اپنا مال فروخت کرتا ہے۔ کیا شرح منافع کی بنا پر اس کا کاروبار اور وہاں کام کرنے والے ملازم محصیت اور حرام کے مرتعک ہو جائیں گے؟

بلاشبہ ۲۰۰ فی صد نفع مناسب نظر آتا ہے، لیکن صرف اس بنا پر کسی ایسے ادارے میں ملازمت کو حرام نہیں قرار دیا جاسکتا۔ ہاں، اس ادارے کے مالکان کو متوجہ کرنے کی ضرورت ہو گی کہ وہ عوام کا استھان نہ کریں۔ اس کے ساتھ ہی ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ قیمتوں کے تعین میں عدم توازن کی اصلاح کے لیے ایسے ضوابط وضع کرے جن کے ذریعے کواليٰ کنٹرول اور قیمتوں کا مناسب اور عادلانہ نظام قائم ہو سکے۔ اسلام نے تجارت کا جو اخلاقی ضابطہ (work ethics) تجویز کیا ہے اس میں وہ حصول نفع کو اخلاقی اصولوں کے تابع بنتا چاہتا ہے اور ریاست کو گمراہی اور معافیت کا حق دیتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نفس نفیس بازار میں جا کر اجتناس میں ہاتھ ڈال کر یہ یقین کیا کرتے تھے کہ جو مال اوپر رکھا ہے وہی اندر بھی ہے یا نہیں۔ اسلامی نظام معیشت میں جمل اشیاء کے معیار کی تھیں اور پابندی کی جائے گی وہاں مناسب قیمتوں کا نظام بھی تلفظ کیا جائے گا لیکن نفع کا تناسب کتنا ہو گا؟ اس کا انحصار خود کسی شے کی تیاری کے مراحل سے ہے۔ پیداواری ادارے سے لے کر صارف تک درمیان میں آنے والے افراد اور اداروں کے حق منافع کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ چنانچہ عادلانہ نظام میں بھی بعض اشیاء میں منافع کا تناسب دیکھ اشیاء سے زیادہ ہو سکتا ہے (ڈاکٹر انیس احمد)۔

## لہو لعب کی مجالس میں شرکت

س: پیغمبر وی ایوارڈ کی تقریب میں بونی الاصل محفل موسيقی تھی، آپ کی شرکت پر حیرت ہوئی اور افسوس ہوا۔ آپ جیسی شخصیت کو جو ملک میں دین کی علامت ہیں، لہو لعب کی مجالس میں دیکھ کر، ہم جیسے عام افراد پر کیا گزرتی ہے، شاید آپ اس کا اندازہ نہیں کر سکتے۔ ہم آپ سے مثال اور نمونہ پیش کرنے کی توقع رکھتے ہیں!

ج: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد ہے کہ الدین النصیحة، یعنی دین خیر خواہی، امر بالمعروف، خلوص نیت کے ساتھ اپنی اور دوسروں کی اصلاح کرنے کا نام ہے۔ پیغمبر وی ایوارڈ کی تقریب میں شرکت کے حوالے سے آپ نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے وہ بلاشبہ نص قرآنی پر مبنی ہیں اور اس حیثیت وہی کا اظہار کرتے ہیں جو دین اور مندرجہ بالا حدیث کا معنود ہے۔ ہمیں اس بات پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ ہماری صفوں میں ایسی بہنسیں اور بھلی موجود ہیں جو تکلفات کو درمیان میں لائے بغیر اظہار حق

کرتے ہیں۔ جب تک تحریک اسلامی میں ایک کارکن سے لے کر قیادت پر فائز افراد تک تنقید و احصار کی آزادی اور اس کا استعمال رہے گا، تحریک اسلامی اور اس کے کارکن راہ راست پر قائم رہیں گے، ان شاء اللہ!

تحریک اسلامی کے کارکنوں کے لیے اولیں دو خلفاء راشدین کے وہ اقوال بنیادی اصول کی حیثیت رکھتے ہیں جن میں وہ یہ کہتے ہیں کہ جب تک وہ حق پر قائم ہوں ان کی اطاعت کی جائے اور جب وہ حق سے سرموا نحراف کریں، انھیں تیر کی طرح سیدھا کر دیا جائے۔

رقص و سرود اور موسيقی کی نشست میں نہ صرف دینی شخص رکھنے والے کسی فرد کا، بلکہ کسی بھی صاحب ایمان کا، شرکت کرنا قرآن و حدیث کے احکام کی خلاف ورزی ہے۔ سورہ لقمان میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اور انسانوں ہی میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو کلام دل فریب (الموحدیث) خرید کر لاتا ہے تاکہ لوگوں کو اللہ کے راستے سے علم کے بغیر بختکا دے اور اس راستے کی دعوت کو مذاق میں اڑا دے (۶:۳۱)۔ صاحب تفہیم القرآن نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے لہو و لعب سے مراد ہروہ بات یا غفل لیا ہے جو انسان کو اپنے اندر مشغول کر کے کسی دوسری چیز سے غافل کر دے (تفہیم القرآن، ج ۳، ص ۸)۔ اور اس کے منفی معنی کی وضاحت میں گپ، خرافات، نہی مذاق، داستانیں، افسانے، تاول، گانا بجانا اور اس قسم کی چیزوں کو شامل کیا گیا ہے۔ کویا "لہو" ایک وسیع تر معنی رکھنے والی اصطلاح ہے۔ طرسوی نے تاج العروس میں اس سے وہ لذت مرادی ہے جو تلپیدار ہو اور انسان کی توجہ اہم کاموں سے ہٹا کر غیر اہم کاموں کی طرف منعطف کر دے، یا ایسے کاموں میں لگا دے جو عبث ہوں۔ راغب اسفہانی نے اپنی المفردات میں اس سے ایسے امور مراد لیے ہیں جو انسان کو اہم کاموں سے ہاز رکھیں۔

کویا "لہو" کا اطلاق پیغمبیری وی ایوارڈ پر ہی نہیں ہو گا بلکہ ایسی مجالس پر بھی ہو گا جمل غیر مقصدی ادب، شعرو شاعری اور نہی مذاق کیا جا رہا ہو اور جو انسان کو مقصد حیات سے دور کرنے والی ہوں۔ سورہ الانعام میں لہو و لعب کی اصطلاح کو دنیا کی زندگی کے حوالے سے استعمال کرتے ہوئے یوں کہا گیا ہے: دنیا کی زندگی تو ایک کھیل اور ایک تماشا ہے (۶۲:۱)۔

سورہ الانبیا میں اس کیفیت کو لَأَهْبِهَ فَلُؤْبِهِمْ ط (دل ان کے دوسری ہی غلروں میں منہک ہیں۔ ۳۲) سے تعبیر کیا گیا ہے۔ یہاں بھی سیاق و سبق سے واضح ہوتا ہے کہ کھیل کو دل میں (لعب) میں پڑتا، دل و دماغ سے اصل مقصد حیات کو نگاہ سے او جمل کر دیتا ہے۔ کہیں اس کی شکل مال کے "ستکاڑ" کی بھی ہو جاتی ہے چنانچہ (اللهی)، کے حوالے سے فرمایا گیا: تم لوگوں کو زیادہ سے زیادہ اور ایک دوسرے سے بڑھ کر دنیا حاصل کرنے کی دھن نے غفلت میں ڈال رکھا ہے (النکافو ۴۰۲)۔۔۔ کویا ہروہ کام جو اللہ کی یاد سے غافل کرنے والا ہو، خواہ وہ موسيقی ہو، دولت جمع کرنے کی دوڑ ہو، بے مقصد ادب اور شاعری ہو، یا کوئی

اسی محفل جمال شعائر اسلام کا نداق الیایا جا رہا ہو۔ اس میں شرکت اسلامی تعلیمات کے متعلق ہے۔ جمال تک سوال ایک خاص فرد کے پیٹی دی ایوارڈ کی تقریب میں شرکت کا ہے، بہتری ہوتا کہ شرکت نہ کی جاتی۔ لیکن جس صورت حال میں شرکت کی گئی، واقعہ یوں ہے کہ اس شخص کی ملک سے غیر حاضری کے دوران اسے تحریری طور پر دعوت دی گئی کہ پروگرام کے آغاز میں تلاوت قرآن اور نعت خوانی کے حوالے سے افراد کو ایوارڈ دینے کے لیے وہ شرکت کرے۔ محدث کرنے پر کامیاب کہ یہ چند لمحات کا معاملہ ہے، تقریب میں بیٹھنا شرط نہیں ہے۔ چنانچہ تقریب کے آغاز ہی میں قراءت و نعت کے حوالے سے ایوارڈ دینے کے فوراً بعد وہ فرد تقریب سے انٹھ کر چلا گیا۔ اگر اس تقریب کو کسی نے رسیکارڈ کیا ہو تو دیکھا جا سکتا ہے کہ اولین چند لمحات کے بعد اس تقریب میں شرکت نہیں کی گئی۔ با ایں ہمہ احتیاط کا تقاضا یہی تھا کہ چند لمحات کی شرکت سے بھی انکار کر دیا جاتا۔ (۱-۱)۔

## تحریک اسلامی

مسائل - اہداف - صل

خرم مراد

تزلیجمان القرآن میں محترم خرم مراد نے تحریک اسلامی کو پیش آنے والے مسائل کے حوالے سے اشارات لکھے۔ یہ ان ۷ افکرانگیز تحریرات کا مجموعہ ہے۔

قاضی حسین احمد نے اس کا مقدمہ لکھا ہے

تحریک اسلامی کے حال و مستقبل سے دلچسپی رکھنے والے ہر فرد کے لیے ناگزیر

صفحات: ۳۳۶      قیمت: ۸۰ روپے